السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد اللہ وبعد : بحوث علمیہ وافتا کی فتوی کمیٹی کو سلمان بن عثمان جویو کی طرف سے یہ سوال موصول ہوا ہے کہ اس آیت کریمہ لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ ... المجادلہ : 22 کی تفسیر بیان فرمادیں کیونکہ بعض لوگ بعض دوسروں : حتی کہ حتی کہ اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں پر کفر کے فتوے لگادیتے ہیں خواہ وہ نماز پڑھتے روزے رکھتے اور غیروں کو کافر سمجھتے ہوں لہذا اس آیت کے معنی بیان فرمادیں ؟ کمیٹی نے اس سوال کا حسب ذیل جواب دیا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو یہ خبر دی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن ایمان لائے اپنے دلوں کو اللہ کے لیے خالص کر لیا اپنے چہروں کو اپنے رب کے سامنے جھکا دیا اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا اس کے سامنے انہوں نے سر اطاعت خم کر دیا اور جس چیز سے انہیں روکا اس سے وہ فورا رک گئے نیز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت بھی کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے اور نبی ﷺ کے لائے ہوئے دین و شریعت سے اعراض کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں مگر مخلص مومن اور سچے لوگ خواہ زمانہ کتنی ہی کروٹیں کیوں نہ لے لے اور بصر و نظر کے زاویے کیسے ہی تبدیل کیوں نہ ہو جائیں وہ ان کافروں سے محبت نہیں کر سکتے خواہ وہ نسب کے اعتبار سے ان کے کتنے ہی قریب نہ ہوں خواہ وہ ان کے باپ بیٹے بھائی اور قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ان پاکباز بندوں کا بڑے خوبصورت انداز میں تذکرہ فرمایا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تصدیق کی اور نبی اکرم ﷺ جس ہدایت و نور پر مبنی شریعت کو لے کر آئے اس کی پابندی کی ۔ انہیں ترغیب بھی دی گئی ہے کہ وہ اپنے اس موقف پر ثابت قدم رہیں اور اس میں مزید پختگی پیدا کریں لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ہ بھی انہی کی سیرت کو مشعل راہ بنائیں اخلاص اور صدق ایمان کی اس روش کو اختیار کریں جو ان کا طرہ امتیاز تھی اور ان منافقوں کے طرز عمل سے پرہیز کریں جنہوں نے ایسے یہودیوں کو اپنا دوست بنا لیا تھا جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا تھا اور وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنے کے لیے آپ کے سامنے آکر جھوٹی قسمیں کھانے لگ جاتے تھے اور کہتے تھے :

نَشهَدُ إِنَّكَ لَرَسولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعلَمُ إِنَّكَ لَرَسولُهُ وَاللَّهُ يَشهَدُ إِنَّ المُنٰفِقينَ لَكٰذِبونَ ١ ... سورة المنافقون

''ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں ۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں''

یہ جملہ سچے مومنوں کی ثناء پر مشتمل ہے کہ وہ کافروں سے بری ہیں نیز ان کی مودت و محبت سے انہیں منع بھی کر دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لا يَتَّخِذِ المُؤمِنونَ الكٰفِرينَ أَولِياءَ مِن دونِ المُؤمِنينَ ۖ وَمَن يَفعَل ذٰلِكَ فَلَيسَ مِنَ اللَّهِ فى شَىءٍ إِلّا أَن تَتَّقوا مِنهُم تُقىٰةً... ٢٨ ... سورة آل عمران

''مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں مگر یہ کہ ان کے شر سے کسی طرح بچاؤ مقصود ہو۔''

اور فرمایا:

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذوا ءاباءَكُم وَإِخوٰنَكُم أَولِياءَ إِنِ استَحَبُّوا الكُفرَ عَلَى الإيمٰنِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِنكُم فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمونَ ٢٣ قُل إِن كانَ ءاباؤُكُم وَأَبناؤُكُم وَإِخوٰنُكُم وَأَزوٰجُكُم وَعَشيرَتُكُم وَأَموٰلٌ اقتَرَفتُموها وَتِجٰرَةٌ تَخشَونَ كَسادَها وَمَسٰكِنُ تَرضَونَها أَحَبَّ إِلَيكُم مِنَ اللَّهِ وَرَسولِهِ وَجِهادٍ فى سَبيلِهِ فَتَرَبَّصوا حَتّىٰ يَأتِىَ اللَّهُ بِأَمرِهِ ۗ وَاللَّهُ لا يَهدِى القَومَ الفٰسِقينَ ٢٤ ... سورة التوبة

''اے ایمان والو اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں ۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا گنہگار ظالم ہے ۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے ۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا ۔''

اور فرمایا:

قَد كانَت لَكُم أُسوَةٌ حَسَنَةٌ فى إِبرٰهيمَ وَالَّذينَ مَعَهُ إِذ قالوا لِقَومِهِم إِنّا بُرَءٰؤُا۟ مِنكُم وَمِمّا تَعبُدونَ مِن دونِ اللَّهِ كَفَرنا بِكُم وَبَدا بَينَنا وَبَينَكُمُ العَدٰوَةُ وَالبَغضاءُ أَبَدًا حَتّىٰ تُؤمِنوا بِاللَّهِ وَحدَهُ إِلّا قَولَ إِبرٰهيمَ لِأَبيهِ لَأَستَغفِرَنَّ لَكَ وَما أَملِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَىءٍ ۖ رَبَّنا عَلَيكَ تَوَكَّلنا وَإِلَيكَ أَنَبنا وَإِلَيكَ المَصيرُ ٤ ... سورة الممتحنة

''مسلمانو! تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں ۔ ہم) تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض وعداوت ظاہر ہو گئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں ۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے ۔''

علاوہ ازیں اور بہت سی آیات اور نصوص کتاب وسنت ہیں جن مسلمانوں کو یہود ونصاری اور دیگر کفار کو دوست بنانے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور ان اہل کتاب اور دیگر تمام کفار نے اللہ تعالیٰ نے دین کے دین کو مذاق بنالیا تھا۔

یہ اللہ تعالیٰ نے دل کے اعمال یعنی محبت ومودت کافروں سے براءت اور ان سے بغض اور انہوں نے جن گمراہیوں اور ضلالتوں کا ارتکاب کیا ان سے بغض کا حکم بیان فرمایا ہے۔ جہاں تک دنیوی معاملات مثلا خرید وفروخت اور دیگر منافع کے تبادلہ کا تعلق ہے تو یہ سیاست شرعیہ اور اقتصادی پہلوؤں کے تابع ہیں کہ ہمارے اور جن کافروں کے مابین صلح ہو تو ان کے ساتھ منافع مثلا بیع اجارہ کرائے کے معاملات تحائف کا قبول کرنا کوئی چیز ہبہ کرنا اور دستور اور معروف کے مطابق انہیں تحائف دینا جائز ہے تاکہ عدل وانصاف اور مکارم اخلاق کے تقاضوں کو پورا کیا جاسکے بشرطیکہ اس سے کسی شرعی اصول کی مخالفت لازم آتی ہو اور انسان ان معاملات کے طریقوں سے باہر نہ ہو جنہیں اسلام نے حلال قرار دیا ہے'

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَنۡهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ لَمۡ يُقَاتِلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَلَمۡ يُخۡرِجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡهُمۡ وَتُقۡسِطُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ   اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ   ٨ ... سورة الممتحنة

''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

اور جن کافروں سے ہماری جنگ ہویا جو ہم سے زیادتی کریں تو ان سے دنیوی معاملات میں بھی دوستی کرنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ بھی اسی طرح حرام ہے' جس طرح ان سے محبت واخوت کا معاملہ کرنا حرام ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا يَنۡهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ قٰتَلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَاَخۡرَجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ وَظٰهَرُوۡا عَلٰۤى اِخۡرَاجِكُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡهُمۡ   وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ   ٩ ... سورة الممتحنة

''اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں شہر سے نکال دیئے اور شہر سے نکالنے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالمہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے صلح اور جنگ کی حالتوں میں مدینہ اور خیبر کے یہودیوں اور عیسائیوں اور دیگر کفار کے ساتھ معاملات میں اس کی اپنے سے وضاحت فرمادیں تھی' پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بیان فرمادیا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو کافروں سے بغض ہوتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اُولٰۤـئِكَ كَتَبَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِيۡمَانَ وَاَيَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ   ٢٢ ... سورة المجادلة

''یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے۔''

یہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق کی یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے نور سے کرن کرن اجالا کردیا اور برہان نور اور ہدایت کے ساتھ ان کے جسموں اور جانوں میں ایمان کو پختہ کردیا جس کی وجہ سے ان کی اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی شریعت کو اپنے لیے اختیار کرلیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دین کے طور پر پسند فرمایا ہے اور پھر وہ اس کی ان کو جو جزا عطا فرمائے گا اسے اس نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَيُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا   رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ... ٢٢ ... سورة المجادلة

''اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں''

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان پر یہ احسان فرمائے گا کہ انہیں ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی اور ان جنتوں میں ایسی ایسی عظیم الشان ابدی اور سرمدی نعمتیں ہوں گی' جنہیں کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہوگا کبھی کسی کان نے سنا نہیں ہوگا اور نہ کبھی کسی بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہوگا۔ ان نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کے یہ مخلص اور پاکباز بندے فیض یاب ہوں گے اور ابدالاباد تک ان نعمتوں بھری جنتوں میں رہیں گے نہ کبھی جس کی نعمتیں ختم ہوں گی اور نہ کبھی ان سے نکالا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوچکا گا اس لیے کہ ان کا ایمان سچا اور ان کا عمل صالح تھا۔ اور یہ بندگان الہی بھی اپنے رب کے فیصلوں احکام اور اس کی طرف سے ملنے والی جزا سے راضی ہوجائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی وہ حمد ثناء بیان کریں گے جس کا وہ اہل ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورہ مبارکہ کا اختتام ان الفاظ پر فرمایا ہے:

اُولٰۤـئِكَ حِزۡبُ اللّٰهِ   اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ   ٢٢ ... سورة المجادلة

''یہ خدائی لشکر ہے، آگاہ رہو بیشک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ اس کا لشکر وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اس کی اطاعت بجالا کر اس کی دوستی کا ثبوت دیا اور اس نے دنیا وآخرت میں انہیں فتح ونصرت اور اپنے فضل وکرم سے نواز کر ان کی دوستی کا دوستی سے جواب دیا ہے لہذا یہ لوگ کامیاب وکامران ہیں اور ان کے مقابلے میں وہ لوگ نام ونامراد ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دھوکا دینا چاہا اور جو کافروں کی دوستی کا دم بھرتے رہے۔ اس سے تفصیل درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

(1) جو شخص کافروں سے دوستی اور محبت رکھے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(2) جو دل میں کافروں سے بغض رکھے مگر شریعت کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے ان سے خرید وفروخت اجارہ اور کرایہ وغیرہ کے معاملات کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(3) جو شخص اللہ کے لیے کافروں سے بغض تو رکھے مگر کسی دنیوی مصلحت کی وجہ سے ان کے درمیان زندگی بسر کرے اور مسلمانوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی بجائے ان کے ساتھ تعاون کا موجب ہے اور پھر اس نے اپنے آپ

کو فتنوں کے لیے پیش کر دیا اور مسلمانوں کے ساتھ شعائرِ اسلام کے ادا کرنے ان میں حاضر ہونے ان کی مشاورت اور ہمدردی و خیر خواہی کرنے سے اپنے آپ کو محروم کر لیا ہے حالانکہ یہ امر امت اسلامیہ کے لیے قوت اور دنیا و آخرت میں سعادت کے حصول کا موجب تھا الا یہ کہ ایسے شخص کو علم ہو کہ وہ کفار میں رہنے کے باوجود اپنے آپ کو فتنوں میں مبتلا ہونے سے بچائے رکھے گا اور کفار کے ہاں اس کو موجودگی ان میں دعوت اسلام کی نشر اشاعت کا موجب ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص67

محدث فتویٰ